بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

حج / عمرہ میں حلق یا قصر

حج / عمرہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ والہانہ محبت، اور اس محبت میں سب کچھ بھلا دینے کا اظہار ہوتا ہے۔ سلے ہوئے کپڑے اتار کر ایک کفن نما لباس پہن لیا جاتا ہے۔ اب جسم کی زینت کا ہوش ہے نہ کپڑوں کے حسن کا، زیادہ صفائی کا خیال ہے، نہ بال کاڑھنے کا۔ بس لبیک لبیک کی رٹ ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے گھر پہنچ کر دیوانوں کی طرح کعبہ اور صفا مروہ کے چکر لگانا اور سر کی زینت بالوں کو کٹوانا ہے۔

حلق کے معنی سر کے بال منڈوانا اور قصر کے معنی بالوں کا کٹوانا ہے۔

☆ حج / عمرہ میں حلق یا قصر ضروری ہے، اس کے ترک کرنے پر ایک دم لازم ہوگا، بلکہ حضرت امام شافعیؒ کے نقطہ نظر میں تو حلق یا قصر حج / عمرہ کے ارکان میں سے ہے یعنی اس کے بغیر حج یا عمرہ ادا ہو ہی نہیں سکتا، خواہ کتنے ہی دم دے دئے جائیں۔

☆ پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ مرد حضرات کے لئے سر منڈوانا افضل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حلق کرانے والوں یعنی بال منڈوانے والوں کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا تین مرتبہ فرمائی ہے اور بال چھوٹے کرانے والوں کے لئے صرف ایک بار دعا فرمائی ہے (بخاری و مسلم)۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں بال منڈوانے والوں کا ذکر بال کٹوانے والوں سے پہلے کیا ہے: مُحَلِّقِیْنَ رُؤُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ (سورۃ الفتح ۲۷)۔ نیز نبی اکرم ﷺ نے خود بھی بال ہی منڈوائے (مسلم)۔

☆ عورتوں کے لئے چونکہ سر کے بال منڈوانا ناجائز ہے، لہذا ان کے لئے صرف قصر ہی ہے، یعنی وہ اپنی چوٹی کے آخر سے انگلی کے ایک پورے کے برابر بال کاٹ دیں (ترمذی)۔

☆ سر منڈانے کے لئے ضروری ہے کہ پورے سر کے بال مونڈے جائیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے آدھے یا چوتھائی سر کے بال مونڈنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت بخاری و مسلم میں ہے۔

☆ سر منڈوانے کی طرح بالوں کی کٹنگ بھی پورے سر کی ہونی چاہئے، کیونکہ مذکورہ آیت میں قصر کو حلق کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جب حلق پورے سر کا ہے تو قصر یعنی بالوں کی کٹنگ بھی پورے سر کی ہی ہونی چاہئے۔ نیز نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سے کسی بھی وقت چند بال سر کے ایک طرف سے اور چند بال دوسری طرف سے قینچی سے کاٹ کر احرام کھولنا ثابت نہیں ہے۔ صرف امام ابوحنیفہؒ (الشیخ نعمان بن ثابتؒ ۸۰ھ-۱۵۰ھ) نے وضو کے مسح پر قیاس کر کے کم از کم چوتھائی سر کے بال کٹنے کی شکل میں وجوب کے ادا ہونے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ چند بال سر کے ایک طرف سے اور چند بال دوسری طرف سے قینچی سے کاٹ کر احرام کھول دینا جائز نہیں ہے۔ ایسی صورت میں دم واجب ہوجائیگا۔ لہذا یا تو سر کے بال منڈوائیں یا مشین پھروائیں یا اسطرح بالوں کو کٹوائیں کہ پورے سر کے بال کچھ نہ کچھ کٹ جائیں۔ قران کی آیت مُحَلِّقِیْنَ رُؤُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ کے ظاہر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سر پر کٹنگ کا اثر ضرور ظاہر ہونا چاہئے، چند بالوں کی کٹنگ سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا ہے۔

☆ عورتیں اپنی چوٹی کا سرا پکڑ کر ایک پورے کے برابر بال خود کاٹ لیں یا کسی محرم یا شوہر سے کٹوالیں۔ ☆ سر کے بال حدودِ حرم کے اندر کسی بھی جگہ کٹوا سکتے ہیں خواہ حج ادا کر رہے ہوں یا عمرہ۔ ☆ بال منڈوانے یا کٹوانے سے پہلے نہ احرام کھولیں اور نہ ہی ناخن وغیرہ کاٹیں، ورنہ دم لازم ہوجائیگا۔ ☆ اگر کسی شخص کے سر پر بال ہی نہیں ہیں تو وہ ایسے ہی سر پر استرا پھروادے، اور پھر احرام اتار دے۔ ☆ بعض حضرات نے عقلی دلائل کی روشنی میں جو لکھا ہے کہ چند بال قصر کے لئے کافی ہیں، ان کا مطلوب صرف ایسے شخص کو دم سے بچانا ہے جو ایسی غلطی کر چکا ہو، لیکن ان کا عمل پورے سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے کا ہی ہے۔ لہذا جو مرد حضرات اپنے بالوں کی اتنی بھی قربانی نہیں دے سکتے کہ چھوٹے کرالیں، تو اُن سے میری درخواست ہے کہ وہ زندگی میں بار بار حج / عمرہ نہ کریں، مکہ مکرمہ جا کر صرف طواف کرلیں، نماز پڑھ لیں، دعا کرلیں۔ محمد نجیب قاسمی